طالب ہاشمی

عہدِ رسالت کی دس مومنات

(۱) حضرت فکیہہؓ بنت یسار

نہایت قدیم الاسلام صحابیات میں سے ہیں۔ تمام اہل سیر اس بات پر متفق ہیں کہ انہوںؓ نے بعدِ بعثت کے ابتدائی تین سالوں میں اسلام قبول کیا۔ ان کا نکاح حضرت حطابؓ بن حارث جمحی سے ہُوا جو انہی کی طرح سابقین اوّلین میں سے تھے۔ جب کفّار مکّہ نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی، تو میاں بیوی ۶ھ بعدِ بعثت میں مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلے میں شامل ہو گئے اور حبش کو اپنا وطن ثانی بنا لیا۔ ایک روایت کے مطابق کہ حضرت حطابؓ بن حارث قیام حبشہ کے دوران ہی میں انتقال کر گئے اور حضرت فکیہہؓ بیوگی کے عالم میں غزوۂ خیبر کے موقع پر دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مدینہ منورہ واپس آئیں۔

لیکن ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت حطابؓ اپنی اہلیہ کے ہمراہ بخیر و عافیت مدینہ منورہ واپس آئے اور حضرت عمر فاروقؓ کے عہدِ خلافت میں وفات پائی۔ بعض روایتوں میں ان کا نام خطابؓ بن حارث بھی آیا ہے۔ حضرت فکیہہؓ کے اس سے زیادہ حالات معلوم نہیں ہیں۔

(۲) حضرت اسماءؓ بنت سلامہ

ان کا تعلق بنو تمیم سے تھا۔ دعوتِ توحید کے بالکل ابتدائی دَور میں شرفِ اسلام سے بہرہ ور ہوئیں ان کا نکاح حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ مخزومی سے ہُوا۔ وہ ابوجہل جیسے دشمن اسلام کے ماں جائے بھائی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں فطرتِ سعید عطا کی تھی۔ چنانچہ بعد بعثت کے ابتدائی زمانے میں اس وقت سعادت اندوزِ اسلام ہوئے جب حضورؐ حضرت ارقمؓ بن ابی الارقم کے گھر تشریف نہیں لائے تھے۔

ابوجہل اور اس کے حواریوں نے حضرت عیاش رضؓ اور حضرت اسماءؓ پر اسلام لانے کے جرم میں جینا دوبھر کر دیا تو دونوں میاں بیوی ۵ سنہ بعد بعثت میں مکہ سے ہجرت کر کے حبش چلے گئے۔ یہاں ان کے ایک صاحبزادے عبداللہؓ پیدا ہوئے۔ حضورؐ کی ہجرت الی المدینہ سے کچھ عرصہ پہلے حضرت اسماءؓ اپنے شوہر اور بچے کے ہمراہ مکہ واپس آگئیں۔ حضرت عیاشؓ نے کچھ عرصہ بعد حضرت عمرؓ کے ہمراہ ہجرت مدینہ کا شرف حاصل کیا۔ قیاس یہ ہے کہ حضرت اسماءؓ نے ہجرت نبویؐ کے بعد مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ اور سارا خاندان مدینہ میں یکجا ہوگیا۔

حضرت عیاشؓ کی وفات کے بعد حضرت اسماءؓ بنت سلامہ کا نکاح حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے ہوا۔ مزید حالات معلوم نہیں ہیں۔

③ حضرت یقظہؓ بنت علقمہ

بعض روایتوں میں ان کا نام فاطمہؓ بنت علقمہ اور بعض میں اُمّ یقظہؓ آیا ہے۔ سابقین اوّلین کے اس طبقے سے تعلق رکھتی ہیں جس کو بعد بعثت کے بالکل ابتدائی زمانے میں قبولِ اسلام کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے شوہر حضرت سلیطؓ بن عمرو بھی اسی سعادت مند گروہ میں سے تھے۔ ان کا تعلق بنی عامر بن لؤیّ سے تھا۔ دوسری ہجرت حبشہ (۶ سنہ بعد بعثت) میں دونوں میاں بیوی نے راہِ حق میں گھر بار کو خیر باد کہا اور حبش کی غریب الوطنی اختیار کرلی۔ تقریباً تیرہ برس پردیس میں گزارنے کے بعد غزوۂ خیبر کے موقع پر مدینہ منورہ کو مراجعت کی۔ ان کی اولاد میں صرف ایک لڑکے سلیطؓ کا نام ابن سعدؒ نے صراحت کے ساتھ لیا ہے۔ مزید حالات معلوم نہیں۔

④ حضرت اُمّ حبیبہؓ بنت جحش

حضرت اُمّ حبیبہؓ بنت جحش، سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی اُمیمہ بنت عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں اور اُمّ المؤمنین حضرت زینبؓ بنت جحش، حضرت حمنہؓ بنت جحش اور شہیدِ اُحد حضرت عبداللہؓ بن جحش "المجدع فی اللہ" (گوش بریدۂ راہِ خدا) کی حقیقی بہن تھیں۔ اپنے بہن بھائیوں کی طرح وہ بھی دعوتِ توحید کے ابتدائی زمانے میں شرفِ اسلام سے بہرہ ور ہوئیں اور مدتوں راہِ حق میں ہر قسم کے مصائب جھیلتی رہیں تا آنکہ ہجرتِ مدینہ کا اذن ہوا۔ اور ہجرت نبویؐ سے کچھ عرصہ پہلے انہوں نے سرزمین مکہ کو الوداع کہہ کر یثرب میں بود و باش اختیار کرلی۔ حضرت اُمّ حبیبہؓ کا نکاح عظیم المرتبت

صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (یکے از اصحاب عشرہ مبشرہ) سے ہُوا۔

صحیح مسلم کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اپنی بہن حضرت زینبؓ بنت جحش سے بہت محبت تھی اور دن میں کئی مرتبہ ان کے گھر آیا کرتی تھیں۔ بعض روایتوں میں حضرت اُمّ حبیبہؓ کی کُنیت اُم حبیب درج ہے۔ مزید حالات کسی کتاب میں نہیں ملتے۔

⑤ حضرت سہلہؓ بنت سہیلؓ بن عمرو

حضرت سہلہؓ کا شمار نہایت عظیم المرتبت صحابیات میں ہوتا ہے۔ وہ قریش کے خاندان بنی عامر بن لؤیّ میں سے تھیں۔ نسب نامہ یہ ہے:-

سہلہؓ بنت سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لؤیّ۔

حضرت سہلہؓ کے والد سہیلؓ بن عمرو رؤسا قریش میں سے تھے اور اپنی طاقت لسانی کی بدولت خطیب قریش کے لقب سے مشہور تھے۔ وہ اپنی فصیح و بلیغ اور زوردار تقریروں سے بڑے بڑے مجمعوں کو متحرک کر دیتے تھے۔ بدقسمتی سے ان کا سارا زورِ بیان اور ملکۂ خطابت فتح مکہ تک اسلام کے خلاف صَرف ہوتا رہا۔ خدا کی قدرت سہیل جس قدر اسلام کی مخالفت میں سرگرم تھے، ان کی اولاد اسی قدر اسلام کی والہ و شیدا تھی۔ ان کی دو بیٹیاں سہلہؓ اور اُمّ کلثومؓ اور دو بیٹے عبداللہؓ اور ابو جندل عاصؓ ان سعادت مند رُوحوں میں سے تھے جنہوں نے بعد بعثت کے بالکل ابتدائی زمانے میں دعوتِ توحید پر لبیک کہا۔ حضرت سہلہؓ کی شادی رئیس قریش عتبہ بن ربیعہ کے فرزند ابو حذیفہ ہشیمؓ سے ہوئی۔ وہ بھی سابقین اوّلین کی مقدس جماعت میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔ دونوں میاں بیوی قریش کے مقتدر خاندانوں سے تعلق رکھنے کے باوجود کفار کے دستِ تظلّم سے محفوظ نہ رہ سکے اور ۵ھ بعدِ بعثت میں حضورؐ کے ایماء پر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ وہاں وہ تین ۳ مہینے ہی گزرے تھے کہ انہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین قریش کے مابین صلح ہو جانے کی خبر سُنی۔ یہ خبر سُن کر وہ چند دوسرے مہاجرین حبشہ کے ہمراہ عازم مکہ ہو گئے۔ ابھی مکہ کے راستے میں ہی تھے کہ انہیں اس خبر کے غلط ہونے کی اطلاع ملی۔ لیکن اب انہوں نے واپس جانا مناسب نہ سمجھا اور اُمیّہ بن خلف کی حمایت حاصل کر کے مکہ میں داخل ہو گئے۔

علامہ طبریؒ کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت سہلہؓ اور حضرت ابو حذیفہؓ ہجرت مدینہ تک مکہ

ہی میں مقیم رہے لیکن ابن اسحاقؒ اور بعض دوسرے اہلِ سیر نے لکھا ہے کہ وہ ۶ سنہ بعد بعثت میں دوبارہ ہجرت کر کے حبش چلے گئے۔ وہیں ان کے فرزند محمدؓ بن ابو حذیفہؓ پیدا ہوئے۔

حضورؐ کی ہجرت الی المدینہ سے کچھ عرصہ پہلے ۳۳ مردوں اور آٹھ عورتوں پر مشتمل ایک جماعت حبشہ سے مکہ واپس آگئی۔ اس میں حضرت سہلہؓ، حضرت ابو حذیفہؓ اور ان کے فرزند محمدؓ بھی شامل تھے۔ کچھ عرصہ بعد جب حضورؐ نے صحابہ کرامؓ کو مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے کا اِذن دیا تو حضرت سہلہؓ، ان کے شوہر اور فرزند اپنے آزاد کردہ غلام حضرت سالمؓ کے ہمراہ مکّہ سے متقل ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ چلے گئے اور پھر ساری زندگی وہیں گزاری۔ حضرت سالمؓ جو سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہؓ کے نام سے مشہور ہیں، اصل میں حضرت ابو حذیفہؓ کی ایک دوسری بیوی حضرت ثبیتہؓ بنت یعار انصاریہ کے غلام تھے انہوں نے آزاد کر دیا، تو حضرت ابو حذیفہ نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا۔ اور وہ لوگوں میں سالمؓ بن ابو حذیفہؓ کے نام سے مشہور ہو گئے لیکن جب یہ حکم نازل ہُوا۔ اُدعوھم لِاٰبائھم (یعنی لوگوں کو اپنے اصل آباء کی نسبت سے پکارو) تو لوگ حضرت سالمؓ کو سالمؓ مولیٰ ابو حذیفہؓ کہنے لگے۔

مسند ابو داؤد میں ہے کہ اس حکم کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابو حذیفہؓ کو حضرت سالمؓ کا اپنے گھر میں آنا جانا ناگوار گزرنے لگا۔ چنانچہ حضرت سہلہؓ، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا " یا رسول اللہ (صلعم) سالم کو ہم اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور وہ بچپن سے ہمارے گھر میں آنا جانا تھا لیکن اب ابو حذیفہ کو اس کا ہمارے گھر میں داخل ہونا ناگوار گزرتا ہے " ارشاد ہُوا۔ اس کو اپنا دُودھ پلا دو۔ تو وہ تمہارا محرم ہو جائے گا۔ غرض اس طرح حضرت سالمؓ، حضرت ابو حذیفہؓ اور حضرت سہلہؓ کے رضاعی فرزند ہو گئے۔

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ یہ صرف حضرت سالمؓ کے لئے مخصوص اجازت تھی۔ ورنہ جوانی کی حالت میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

حضرت ابو حذیفہؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں یمامہ کی مشہور جنگ میں شہادت پائی۔ ان کی شہادت کے بعد کچھ عرصہ بعد حضرت سہلہؓ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے نکاح کر لیا۔

سالِ وفات اور مزید حالات کتابوں میں نہیں ملتے۔

⑥ حضرت اُمِّ کلثومؓ بنت سُہیل بن عمرو

حضرت اُمِّ کلثومؓ بنت سہیل، حضرت سَہلہؓ بنت سہیل کی حقیقی بہن تھیں۔ ان کا شمار بھی نہایت جلیل القدر صحابیات میں ہوتا ہے۔ بعدِ بعثت کے بالکل ابتدائی زمانے میں شرفِ اسلام سے بہرہ ور ہوئیں۔ ان کی شادی حضرت ابو سَبرہؓ بن ابی رُہم سے ہوئی جو اُن کے ہم جدّ تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی برہ بنت عبدالمطلب کے فرزند تھے۔ انہیں بھی سابقین اوّلین کی مقدس جماعت کا ایک معزز رکن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ تمام اہلِ سِیَر نے ۵ھ بعدِ بعثت میں پہلی بار حبش کی طرف ہجرت کرنے والے مہاجرین کی فہرست میں ان کا نام صراحت کے ساتھ لیا ہے۔ البتہ حضرت اُمِّ کلثومؓ کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ پہلی ہجرت حبشہ میں اپنے شوہر کے ہمراہ حبش گئیں یا دوسری میں۔ زُرقانیؒ نے بعض سیرت نگاروں کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ وہ مہاجرین حبشہ کے پہلے قافلے میں شامل تھیں حضرت ابُوسبرہؓ تین ماہ کے بعد حبش سے مکّہ واپس آ گئے اور اَخنس بن شریق کی پناہ حاصل کر لی۔ کچھ عرصہ بعد مہاجرین کے دوسرے قافلے نے حبش کا قصد کیا تو حضرت ابوسبرہؓ اور حضرت اُمِّ کلثومؓ بھی اس کے ساتھ دوبارہ حبش چلے گئے۔

تقریباً چھ سات سال تک غریب الوطنی کی مصیبتیں جھیلنے کے بعد دونوں میاں بیوی حضورؐ کی ہجرت الی المدینہ سے پہلے مکّہ واپس آ گئے اور پھر حضورؐ کا اذن پا کر ہجرت مدینہ کی سعادت حاصل کی۔ حضرت ابوسبرہؓ عہد رسالت میں مدینہ منوّرہ میں ہی مقیم رہے۔ حضورؐ کے وصال کے بعد وہ مدینہ منوّرہ کی سکونت ترک کر کے مکّہ آ گئے اور باقی زندگی یہیں گزاری۔ ظاہر ہے کہ حضرت اُمِّ کلثومؓ بھی ان کے ساتھ ہوں گی حضرت اُمِّ کلثومؓ کا سالِ وفات اور مزید حالات معلوم نہیں ہیں۔

⑦ حضرت اُمِّ زیاد اشجعیہؓ

ان کا تعلق بنو اشجع سے تھا۔ صحیح مسلم اور مسند ابوداؤد میں ہے کہ انہوں نے پانچ دوسری خواتین کے ساتھ غزوۂ خیبر میں چرخہ کات کر مسلمانوں کی مدد کی تھی۔ وہ میدان سے تیر اٹھا کر لاتی تھیں، اور مجاہدین کو ستو پلاتی تھیں۔

علامہ ابن سعدؒ کا بیان ہے کہ وہ طب اور جراحی میں بھی مہارت رکھتی تھیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ اس سے زیادہ حالات معلوم نہیں ہیں۔

⑦ حضرت اُمِّ قیسؓ بنت محصن

بنو اسد بن خزیمہ میں سے تھیں۔ سلسلۂ نسب یہ ہے:۔
اُمِّ قیسؓ بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ
حضرت اُمِّ قیس اور ان کے بھائی حضرت عُکاشہ بن محصن اور حضرت عمرو بن محصن ہجرتِ نبویؐ سے پہلے سعادت اندوزِ اسلام ہوئے۔ ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا اذن دیا تو حضرت اُمِّ قیسؓ بھی اپنے بھائیوں اور دوسرے قدح خوارانِ توحید کے ساتھ مدینہ پہنچیں۔
حضرت اُمِّ قیس سے ۲۴ احادیث مروی ہیں۔ مزید حالات معلوم نہیں۔

⑨ حضرت لیلیٰ غفاریہؓ

ان کا تعلق بنو غفار سے تھا۔ نہایت مخلص صحابیہ تھیں۔ طب اور جراحی میں مہارت رکھتی تھیں۔ طبرانیؒ نے خود ان سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوتی تھی اور زخمیوں کا علاج کرتی تھی۔ مشہور صحابی حضرت ابوذر غفاریؓ کی اہلیہ کا نام بھی لیلیٰ تھا۔ اہلِ سیر نے یہ تصریح نہیں کی کہ یہ لیلیٰ ان کی زوجہ تھیں یا کوئی اور تھیں۔ مزید حالات معلوم نہیں۔

⑩ حضرت ضباعہؓ بنت زبیر

بنو ہاشم میں سے تھیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں ان کا نکاح مشہور صحابی حضرت مقدادؓ بن عمرو الاسود سے ہُوا۔ اس سلسلہ میں حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں ایک دلچسپ روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مقدادؓ سے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے کہا کہ تم شادی کیوں نہیں کرتے۔ مقدادؓ بڑے سادہ مزاج اور صاف گو تھے انہوں نے سادگی سے جواب دیا۔ "تم اپنی لڑکی سے بیاہ دو" اس پر حضرت عبدالرحمٰنؓ سخت ناراض ہوئے اور انہیں سخت سست کہا۔ حضرت مقدادؓ نے دربارِ نبوتؐ میں شکایت کی تو حضورؐ نے فرمایا۔ اگر کسی کو تمہیں اپنی بیٹی دینے سے انکار ہے تو ہونے دو میں تمہیں اپنی بنتِ عمؓ سے بیاہوں گا۔ چنانچہ حضورؐ نے حضرت ضباعہؓ کا نکاح حضرت مقدادؓ سے کر دیا۔ ان سے ایک لڑکی کریمہؓ پیدا ہوئیں، ان کو بھی شرف صحابیت حاصل ہے۔
مزید حالات معلوم نہیں!